QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

محکمہ اوقاف کے زیرِ تحویل خانقاہوں کے نظم وانصرام کی نسبت، نجی خانقاہ صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ کے اصلاحی وروحانی اقدامات کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of the Administrative Systems of Government-Auqaaf Controlled Khanqahs and the Reformative and Spiritual Initiatives of the Private Khanqah of Ṣūfī Muḥammad Barkat ʿAlī Ludhiyānwī (R.A.)

1. ***Dr. Sarfraz Ahmad Javed***
   PhD Islamic Studies, Government College University Faisalabad, Pakistan.
2. ***Dr. Mahmood Ahmad*** *(Corresponding Author)*
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad, Pakistan.
   Email: mahmood.ahmad@gcuf.edu.pk

Abstract

This research explores the contrast between state-administered Sufi khanqahs, managed by the Department of Auqaaf, and the privately managed khanqah established by Ṣūfī Muḥammad Barkat ʿAlī Ludhiyānwī (R.A.) near Faisalabad, Pakistan. The study focuses on the unique reformative, educational, and spiritual initiatives introduced by Ṣūfī Barkat ʿAlī, which include regular dhikr gatherings, educational programs, social welfare projects, and an environment dedicated to spiritual discipline and service. Unlike the standardized and often bureaucratic management under Auqaaf, his khanqah maintained a dynamic connection with the local community and followers, allowing adaptive practices rooted in living Sufi traditions. The paper examines how the private model preserved authentic spiritual practices, personal mentorship, and local engagement, creating a vibrant center of Islamic learning and moral reform. In contrast, state-controlled khanqahs, while ensuring financial accountability and structural maintenance, sometimes struggle to keep alive the intimate spiritual relationship between the murshid (spiritual guide) and murīd (disciple). The research argues that integrating accountability with flexibility, and spirituality with administration, is essential for the continued relevance of Sufi institutions in contemporary society. Through this comparative study, the paper seeks to highlight the strengths and challenges of both models and suggest practical ways to harmonize administrative efficiency with the preservation of Sufi ethos.

Key Words: Ṣūfī Muḥammad Barkat ʿAlī, Khanqah, Auqaaf, Sufi reforms, spiritual management

تعارف موضوع

برصغیر پاک وہند کی صوفیانہ روایت میں خانقاہیں محض عبادت گاہیں نہیں بلکہ روحانی تربیت، اخلاقی اصلاح اور سماجی بہبود کے مراکز رہی ہیں۔ عصر حاضر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام متعدد خانقاہیں ہیں جو مالی و انتظامی ضوابط کے تحت چلتی ہیں۔ ان میں اگرچہ نظم وضبط اور مالی شفافیت کو یقینی بنایا جاتا ہے، تاہم روحانیت اور مقامی وابستگی میں وہ گہرائی نظر نہیں آتی جو نجی خانقاہوں کی خصوصیت رہی ہے۔ اس تناظر میں صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ کی قائم کردہ خانقاہ (دارالعرفان مدینہ، فیصل آباد) کی مثال خاص اہمیت رکھتی ہے، جہاں انہوں نے روحانی اصلاح، ذکر واذکار کی محافل، تعلیمی و فلاحی سرگرمیوں اور ذاتی تربیت پر مبنی نظام کو فروغ دیا۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد محکمہ اوقاف کے زیرِ انتظام خانقاہوں کے نظم وانصرام کا نجی خانقاہ صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ کے اقدامات سے تقابل کرنا ہے، تاکہ ان دونوں ماڈلز کی خصوصیات، اثرات اور چیلنجز کو سمجھا جاسکے اور عصر حاضر کے لیے مؤثر تجاویز سامنے آسکیں۔

صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ کا تعارف:

خانقاہ **صوفی محمد برکت علی لدھیانوی** سمندری روڈ فیصل آباد پر چک نمبر ۲۴۲ ر۔ب دوسوہہ میں واقع ہے۔ اس خانقاہ کی نسبت صوفی محمد برکت علی لدھیانوی سے ہے۔[1] ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷/اپریل ۱۹۱۱ء بروز جمعرات تحصیل لدھیانہ (بھارت) کے ایک گاؤں برہمی میں پیدا ہوئے۔[2] والد کا نام میاں نگاہی بخش اور والدہ کا نام جنت بی بی تھا۔[3] دونوں بہت متقی اور پرہیزگار انسان تھے اور ان کی نیکوکاری کے چرچے زبان زدعام تھے۔[4] آپ کے والد محترم برطانوی فوج میں ملازم بھی رہے ہیں۔[5] بچپن میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نیکی کی طرف مائل تھے، کھیل کود سے نفرت تھی، خلوت پسندی کی طرف راغب تھے اور قرآن حکیم کی تلاوت میں اپنا بیشتر وقت گزارا کرتے تھے۔[6]

ابتدائی تعلیم، شادی اور ملازمت

ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی رہ کر حاصل کی۔ چھوٹی عمر میں قرآن کریم پڑھ لیا اور پھر مروجہ تعلیم کے حصول کے لیے ھلوارہ جانے لگے[7]، جب آپ کی عمر ۱۶ برس کو پہنچی تو آپ کی شادی کردی گئی۔ زوجہ محترمہ کا نام برکت بی بی تھا یہ رفاقت اکیاون سال تک رہی۔[8] برکت بی بی کے بطن سے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں، ایک بیٹا بچپن میں ہی فوت ہوگیا، دوسرا ۴۵ سال کی عمر میں خالقِ حقیقی سے جاملا، بیٹیوں میں سے بھی تین فوت ہوچکی ہیں۔ دو بیٹیاں مع اہل وعیال زندہ ہیں۔[9] سب سے زیادہ معروف صاحبزادی انیس اختر صاحبہ (*) ہیں۔ آپ کے والد محترم کی شدید خواہش تھی کہ آپ فوجی افسر بنیں چنانچہ ۱۹ سال کی عمر میں صوبیدار پاکھیر سنگھ راجو آنہ کی سفارش پر آپ کو بھرتی کرلیا گیا۔ شروع میں آپ بوائے کمپنی کے لیے موزوں سمجھے گئے بعدازاں انڈین آرمی سپیشل

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کورس پاس کرنے کے بعد انڈین ملٹری اکیڈمی کے ذاتی کیڈٹ منتخب ہوئے۔ فرائض کی احسن طریقے سے بجاآوری اور نظم وضبط کی پابندی کی وجہ سے کور کمانڈر جنرل(W.L.D VEITCH)ان سے بے حد متاثر تھے۔ ۲۲جون ۱۹۴۵ء کو آپ فوجی ملازمت سے مستعفی ہوئے اور بقیہ زندگی اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔[10]

* صاحبزادی انیس اختر صاحبہ صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی بیٹی ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر دارالاحسان کی خدمت کے لیے وقف کر دیا ہے۔ آپ نیک سیرت عالمہ فاضلہ ہیں کئی کتب کی مصنف ہیں آپ کے بارے میں صوفی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس کی تعظیم میری تعظیم ہے اور اس کی توہین میری توہین ہے۔ یہ طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ بحوالہ(ضمیر، دین محمد، تاجدار دارالاحسان، لاہور: احمد سجاد آرٹ پریس، ۱۹۹۷ء، ص: ۲۲۴۔۲۲۵)

بیعت

باباجی سرکار صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳/ اپریل ۱۹۴۴ء میں قادریہ صابریہ سلسلہ کے ایک مشہور صوفی بزرگ حکیم سید امیر الحسن سہارنپوری کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ آپ کا اور آپ کے شیخ دونوں کا معمول تھا کہ ہر جمعرات کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے لیے تشریف لاتے، عالم رؤیا میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ولادت کی خبر حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (*) کو دی۔ ساتھ ہی ان کی تربیت کا بھی حکم فرمایا۔ ادھر آپ کو بھی انہی سے بیعت کے اشارے مل چکے تھے، لہٰذا آپ نے فوراً تعمیل کی اور سلسلہ قادریہ صابریہ میں داخل ہو گئے۔[11] یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے پیرِ پیران حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے فقیری کا ٹکٹ عطا ہوا ہے۔ یہ ایک گول دھاتی سکہ نما ٹکڑے پر مشتمل تھا جس پر اوپر ۷۸۶ اور نیچے اللہ اکبر لکھا ہوا تھا۔[12]

ہجرتیں

قیامِ پاکستان کے بعد کئی جگھوں سے ہجرت کرتے ہوئے آپ بالآخر ۲/ اگست ۱۹۴۷ء کو سالاروالہ ریلوے اسٹیشن فیصل آباد تشریف لائے، وہاں پر کچھ زمین آپ کو اپنے والد کی اراضی کے عوض ملی تھی، یہاں پر آپ نے اپنی جھونپڑی لگالی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پر مسجد، مدرسہ، قرآن محل اور دیگر عمارات بنا کر اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیں۔ اس جگہ کو آپ نے دارالاحسان کا نام دیا طویل عرصہ یہاں پر دعوت و تبلیغ اور دیگر دینی خدمات کی بجاآوری کے بعد بالآخر ۱۹۸۴ء کو کیمپ دارالاحسان دالووال سمندری روڈ فیصل آباد تشریف لائے اور یہاں پر کیمپ دارالاحسان کی بنیاد رکھی، یہاں پر بھی مسجد، لائبریری، مطب، لنگر خانہ قرآن محل عمارات اور دیگر تعمیر کرواکر دینِ اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیں۔[13] فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ۴۱بار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہے۔[14]

معمولات

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل سادہ زندگی بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سادہ لباس پہنتے تھے جو عموماً

* حکیم امیر الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پیشہ سے طبیب تھے بالکل سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ مستجاب الدعوات تھے اکثر فوجی حضرات اور دیگر ملازمین ترقی کے لیے دعا کروانے آیا کرتے تھے۔ مرشد کامل آپ رحمۃ اللہ علیہ صوفی برکت علی کو فوج والا کہہ کر پکارا کرتے تھے، خلوت پسند تھے۔ بحوالہ (تاجدار دارالاحسان، ص:۴۷۔۴۸)

خاکی رنگ کا کھدر وغیرہ ہوتا موسم کے لحاظ سے لباس میں تبدیلی تو کرتے لیکن ہمیشہ کم قیمت اور سادہ لباس کو ترجیح دیتے، نمود و نمائش کے بالکل خلاف تھے۔ کھانا ہمیشہ کم کھاتے، بسا اوقات لنگر کی بچی ہوئی روٹی وغیرہ بھی خوش ہو کر تناول فرماتے۔[15] بہت کم سوتے تھے، زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے اور کم سے کم آدھ گھنٹے کا معمول تھا، زیادہ سے زیادہ وقت تلاوتِ قرآن مجید، ذکر و اذکار اور تسبیح و تحلیل میں مصروف رہتے تھے، پہلے پہل چار ہزار چار سو چوالیس آیاتِ قرآنیہ روزانہ کا معمول بنایا جو بعد ازاں بڑھ کر پندرہ ہزار چار سو انسٹھ تک جا پہنچا۔[16]

دولتِ فقر

چونکہ آپ ایک درویش اور فقیر صفت انسان تھے اس لیے خانقاہی نظام آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقر اور خانقاہی نظام کے لیے جو اقدامات کیے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ بذاتِ خود آپ رحمۃ اللہ علیہ فقر کا عملی نمونہ تھے۔ کبھی بھی ایک پیسہ تک جوڑ کر اگلے دن کے لیے نہیں رکھا بلکہ جو کچھ پیشِ خدمت ہوتا سورج غروب ہونے سے پہلے ہی تقسیم فرما دیتے تھے۔[17]
آپ فرمایا کرتے تھے:

"کھا۔ کھلا۔ بچا کر مت رکھ۔ کل کی روزی کل ملے گی۔"[18]

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا ہوا ہے اور اللہ اس عہد کا ضامن / شاہد ہے آج کی عطا کردہ روزی آج تقسیم کرنی ہے کل کے لیے ایک دمڑی بھی نہیں رکھنی۔[19]

تبلیغ اور خدمتِ خلق

دینِ اسلام کی تبلیغ اور مخلوقِ خدا کی خدمت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اولین مقاصد میں سے تھے چنانچہ انہی مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لیے آپ نے ۳۰ جولائی ۱۹۷۶ء کو دارالاحسان کو بطور رفاہی ادارہ رجسٹر کرایا۔ اس غیر سیاسی، دینی اور فلاحی ادارے کے سرپرست آپ خود تھے اور اس کا چیئرمین سابق محتسب پاکستان اور چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اقبال خان کو بنایا۔[20] دارالاحسان کے زیرِ اثر ہی آپ نے دارالحکمت یا دارالشفاء بنایا جہاں پورا سال کسی بھی وقت کوئی بھی مریض فری علاج کروا سکتا ہے بلکہ یہاں پر آپریشن، ادویات، خوراک اور رہائش کی بھی مفت سہولت موجود ہے۔ ہر چھ ماہ بعد دارالحکمت فری آئی کیمپ کا انعقاد کرواتا ہے جہاں ہزاروں مستحق مریض فری آپریشن اور علاج معالجہ کی سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں۔[21] دارالاحسان کے زیرِ اہتمام آپ نے قرآن محل تعمیر کروایا جہاں چھوٹے بڑے سائز کے کئی قرآنی نسخے موجود ہیں۔[22]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

محبتِ رسول ﷺ

رسول اکرم ﷺ سے آپ کو بے انتہا محبت تھی۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تاحیات رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی کی جس سلسلے سے آپ وابستہ تھے۔ اس میں درج ذیل کلمہ کو طریقت کا خاص موضوع سمجھا جاتا تھا کہ:

"نجات قرب اور ولایت کا واحد ذریعہ اتباع سنتِ مطہرہ پر مبنی اور موقوف ہے۔"[23]

نیز آپ خود فرمایا کرتے تھے:

"حضورِ اقدس ﷺ سے میرا عشق میرا مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے۔"[24]

علم و حکمت

آپ علم و حکمت کا سمندر تھے۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے آپ نے ۳۰۰ سے زائد کتب لکھ کر مفت تقسیم کیں۔[25] بعض روایات میں ان کتب کی تعداد ۴۰۰ سے متجاوز ہے۔[26] ان میں عالمگیر شہرت کی حامل کتب کتاب العمل بالسنۃ(*) المعروف بہ ترتیب شریف، اسماء النبی الکریم ﷺ،(**) مکشوفات منازل احسان، مقالاتِ حکمت(***)

---

* کتاب العمل بالسنۃ ترتیب شریف کے نام سے مشہور ہے۔ احادیث مبارکہ کے موضوع پر ہے۔ چالیس سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ تین سائزوں میں طبع ہو چکی ہے۔ اس کے متن کے صفحات کی تعداد ۳۰۶۳ ہے۔ (تاجدار دارالاحسان، ص: ۱۵۴۔۱۵۹)

** پانچ جلدوں پر مشتمل نبی کریم ﷺ کے اسماء مبارک پر یہ کتاب سیرت النبی ﷺ کی کتب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ طباعت کے لیے جاپانی کاغذ استعمال ہوا ہے۔ خطاطی رئیس القلم حافظ محمد یوسف سدیدی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے گرامی بالترتیب حروفِ تہجی بیان کیے گئے ہیں۔ (تاجدار دارالاحسان، ص:۱۷۵)

*** اس کا اصل نام مکشوفاتِ منازل احسان ہے۔ ۳۰ جلدوں پر مشتمل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ ۹ ہزار کے قریب صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۹۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق پہلی ۷ جلدوں کا ترجمہ دارالاحسان پبلی کیشنز برطانیہ سے ہو چکا ہے۔ (تاجدار دارالاحسان، ص:۱۶۹۔۱۷۰)

اور المفتاح لکنوز القرآن العظیم خاص طور پر قابل ذکر ہیں جبکہ دیگر کتب میں خانقاہی نظام، ذکرِ الٰہی، جہادِ اکبر، خدمتِ خلق، عزم و استقامت، مُوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وسیلہ شیخ اور تعمیرِ ملت شامل ہیں۔[27] علاوہ ازیں پاکٹ سائز کے کتابچے، مسنون دعائیں، دیگر پوسٹرز، قطعات، سٹیکرز کے علاوہ ماہنامہ دارالاحسان اور تقویم دارالاحسان بھی مفت چھپوا کر تقسیم کی جاتی ہیں۔[28]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

تصانیف کے تراجم

حضرت صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کو اُردو کے علاوہ انگلش، جرمن، دانش اور دنیا کی دیگر زبانوں میں شائع کرنے کے لیے برطانیہ میں ۲۹ مارچ ۱۹۸۴ء کو "دارالاحسان پبلی کیشنز برطانیہ" کو رجسٹر کرایا گیا۔[29] ادارے کا جن کتب کا انگریزی ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے ان میں مقالاتِ حکمت کی سات جلدیں، اسماء النبی الکریم ﷺ کے علاوہ Friday Congregational Prayers, Unity of Muslims, Invitation of Islam, Science of Islam, Teaching of Islam خاص طور پر قابل ذکر ہیں جبکہ English اور Danish زبان میں Finality of Divine Revelations and Prophet on Muhammad. شامل ہیں۔[30]

شاعری

حضرت صوفی باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بہترین مصنف و محقق ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار علم و حکمت کا خزانہ ہیں۔[31]

آپ فرماتے ہیں:

پلے خرچ نہ بنھ دے پنچھی تے درویش
جنہاں تقویٰ رب دا اُنہاں رزق ہمیش[32]

تبلیغ دین

بیسویں صدی عیسوی میں دین کی تبلیغ کا جو بیڑا آپ نے اٹھایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے ۶۰۰ سے زائد اندرون اور بیرون ملک تبلیغی مراکز قائم کیے ہیں جو شب وروز اسی کارِ خیر میں مصروفِ عمل ہیں۔ سکول، کالجز، یونیورسٹیاں، جیل خانہ جات یہاں تک کہ بسوں اور ریل گاڑیوں میں آپ کی جماعت کے مبلغین یہ کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں۔ دین کی یہ تبلیغ صرف مسلم تک محدود نہیں بلکہ غیر مسلم، جھگی نشین اور خانہ بدوش بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔[33] تبلیغ دین کا دائرہ کار نہ صرف عام لوگوں تک محدود تھا بلکہ غیر مسلم سربراہانِ مملکت کو اسلام کی دعوت دی جن میں جاپان کے وزیر اعظم، امریکہ کے صدر، برطانیہ کی ملکہ اور مسیحیت کے عالمی سربراہ پوپ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[34]

اتحادِ اُمت کے داعی

حضرت صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ اتحاد امت مسلمہ کے بہت بڑے داعی تھے۔ عمر بھر یہی کوششیں رہیں کہ اُمتِ مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کریں، آپ کی تحاریر اور تقاریر سے بھی پیار، محبت، اکٹھ، سلوک اور اتحاد کی جھلک نمایاں ہے۔[35]

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

> ”ہر شے اپنے محور کے گرد گھوما کرتی ہے دارالاحسان کا محور عشق محمد ﷺ اور اتحاد بین المسلمین ہے۔“[36]

حُبّ الوطنی

وطن عزیز پاکستان سے آپ کو بے انتہا محبت تھی، ہمیشہ اس کی ترقی اور سربلندی کے لیے کوششیں اور دعائیں کرتے رہے۔ آپ نے پیشین گوئی فرمائی کہ:

> ”وہ دن دور نہیں جب اس ملک کو ملکوں کی سرداری ملے گی اور پاکستان کی ”ہاں“ اور ”نہ“ پر اقوامِ عالم کے فیصلے ہوا کریں گے (یہ الفاظ آپ نے کئی مرتبہ دہرائے) میں پاکستان کا محب ہوں یہی میرے کہنے کا حق تھا، میں نے اپنا حق ادا کر دیا۔“[37]

وفات

صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت اللہ کی عبادت اور خدمتِ خلق میں محو رہتے تھے۔ چنانچہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء کو بوقتِ ظہر حالتِ ذکر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔[38] آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق صابر رحمۃ اللہ علیہ والی کلی میں دفن کیا گیا۔[39] اللہ کریم آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہورِ زمانہ مقالہ سے ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے:

میری طرف آکر تو دیکھ	متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میری راہ میں چل کر دیکھ	راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
مجھ سے سوال کرکے تو دیکھ	بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لیے بے قدر ہو کر تو دیکھ	قدر کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لیے لٹ کر تو دیکھ	رحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا
میرے کوچے میں بک کر دیکھ	انمول نہ کر دوں تو کہنا
مجھے رب مان کر تو دیکھ	سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ	مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا
وفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ	عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کرکے تو دیکھ	تکریم کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا
مجھے حي القیوم مان کرکے تو دیکھ	ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اپنی ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ — جامِ بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا

بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ — ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا[40]

موجودہ صورتِ حال

صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اکتوبر ۱۹۸۳ء میں ایک واضح انتظامی فیصلہ صادر فرمایا کہ ان کی وفات کے بعد دارالاحسان اور اس کے دیگر دفاتر و امور کی ذمہ داری کن افراد کو سونپی جائے گی ان خوش نصیب لوگوں میں صاحبزادی انیس اختر صاحبہ، میاں شفیع صاحب،(*) صاحبزادہ نجیب اللہ خاں(**) اور میاں عبد الصمد(***)

* صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دارالاحسان کے نگران مقرر ہوئے۔ باباجی کے دیرینہ ساتھی تھے ۲۸ سال تک باباجی سرکار کی خدمت کی۔ دارالاحسان کے اولین وابستہ لوگوں میں سے تھے۔ تبلیغ اور تصانیف کے سلسلہ میں باباجی کی بھرپور معاونت فرماتے تھے۔(تاجدار دارالاحسان، ص:۲۲۵)

** نجیب اللہ دلافا ابن محمد قدیر ساکن باہو سلطان ضلع شیخوپورہ باباجی سرکار کے داماد ہیں اور مرید خاص ہیں۔ صاحبزادی انیس اختر صاحبہ کے شوہر نامدار ہیں۔ ایک خاص عرصے سے باباجی کی خدمت میں رہے ہیں۔ اس وقت میاں محمد شفیع کے معاون کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ قرآن محل اور دیگر دفاتر میں ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔(تاجدار دارالاحسان، ص:۲۲۹۔۲۳۰)

*** خان عبد الصمد باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ ساتھی تھے۔ بلواری صادق آباد کے رہنے والے تھے تلاش حق کے لیے ۱۹۴۸ء سے گھر سے نکلے، نہایت متقی اور پرہیز گار آدمی تھے۔ دارالاحسان کے دائمی قیام پذیر تھے۔ باباجی سرکار ان سے بہت پیار کرتے تھے اور ادب سے پکارتے تھے۔(تاجدار دارالاحسان، ص:۲۲۳)

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ درج بالا اداروں کی انتظامی ذمہ داری، ایسے قابل، نیک اور دردِ دل رکھنے والے اشخاص کو سونپنے کا یہ فیصلہ انتظامی طور پر رجسٹر بھی کروایا تاکہ بعد ازاں کوئی مسئلہ نہ سر اٹھا سکے، چنانچہ اپنی زندگی میں بھی وہ اس فیصلہ پر سختی سے کاربند رہے اور بعد ازاں آپ کے ان عقیدت مندان نے ان کے دیئے ہوئے فیصلے پر من و عن عمل کیا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مسجد، لائبریری، لنگر خانہ، قرآن محل، شعبہ طباعت اور دارالاحسان کے دیگر دفاتر بخیر و خوبی اور بطریقِ احسن اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں مصروفِ عمل ہیں۔[41]

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی ذاتی جاگیر، جمع پونجی یا وراثت نہ تھی۔ فرمایا کرتے تھے:

"فقیر کی میراث کا وارث فقیر ہوتا ہے اور فقیر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر اللہ اور صرف اللہ۔"

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ کے وصال کے بعد جانشینی کے لیے جھگڑے وغیرہ نہیں ہوئے اور دیگر معاملات بہترین طریقے سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔[42]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اس وقت خانقاہ کا کل رقبہ ۵/ ایکڑ ہے جس میں رہائشی گھروں کے ساتھ ساتھ خانقاہ کے دیگر ادارے بھی موجود ہیں۔ لنگر خانہ ہر خاص و عام کو دو وقت دو پہر اور شام کا کھانا فری مہیا کرتا ہے۔ لائبریری میں بیٹھ کر فری کتب پڑھنے کی سہولت موجود ہے۔ قرآن محل میں موجود قرآنی نسخوں کی زیارت کے لیے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر ہے۔ پاکستان کے تقریباً ہر ضلع کی جماعت موجود ہے جو تین دن کے لیے دربارِ عالیہ پر حاضر ہوتی ہے اور حاضری کے ساتھ ساتھ دیگر فرائض بھی انجام دیتی ہے تبلیغ اور ذکر پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ دور دراز کے زائرین کے لیے رہائش کی سہولت بھی موجود ہے۔ جماعت کے اراکین کی طرف سے فری پاپوش کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔ باتھ روم، وضوخانے، ٹائلٹ بلاک بھی بنائے گئے ہیں۔ خانقاہ میں صفائی کا انتظام بہت اعلیٰ ہے۔ ششماہی فری آئی کیمپ کے موقع پر ہزاروں لوگوں کو کھانا، رہائش، مفت آپریشنز اور ادویات کی سہولت میسر ہوتی ہے۔[43]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس ۱۶ رمضان المبارک کو ہوتا ہے جس کی تقریبات بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہیں۔[44]

محکمہ اوقاف کی تحویل میں خانقاہوں کی نسبت بہتر اقدامات

خانقاہ صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کئی لحاظ سے دیگر خانقاہوں سے منفرد اور ممتاز ہے۔ یہ خصائص امتیازات نہ تو آزاد خود مختار خانقاہوں میں پائے گئے ہیں بلکہ اور نہ ہی محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب کے زیرِ اہتمام خانقاہوں میں ملتے ہیں۔

نمونے کے طور پر چند خصائص و امتیازات پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ قرآن محل کا قیام

خانقاہ صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک شان دار اور خوبصورت قرآن محل تعمیر کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف خطاطی اور اوزان والے ایک لاکھ ستر ہزار قرآنی نسخے موجود ہیں۔ ان میں ایک تولے سے لے کر ۲ ٹن تک کے اوزان کے نادر نسخے موجود ہیں جنہیں دنیا بھر سے لا کر قرآن محل کی زینت بنایا گیا ہے۔[45] نیز محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب نے بھی قرآن محل تعمیر کروائے ہیں لیکن کسی میں بھی اس طرح کے نادر نسخے موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اتنی تعداد موجود ہے۔[46]

۲۔ کثیر تعداد میں مفت دینی کتب کی تقسیم

اس خانقاہ کے پلیٹ فارم سے دنیا کے طول و عرض میں مفت تقسیم ہونے والی دینی و علمی کتب کی تعداد ۱۲ لاکھ سے زائد ہے۔[47] جبکہ مسنون دعائیں، اسمائے باری تعالیٰ، اسماء النبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذکر، جہاد، اسلامی مہینوں کے فضائل پر مشتمل جیبی سائز کے کتابچے ان کے علاوہ ہیں۔[48] محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے بھی کچھ کتابچے اور رسائل مفت تقسیم کیے ہیں جو صوفیائے کرام کے تعارف پر مشتمل ہیں جبکہ درجنوں کی تعداد میں دینی کتب چھاپ کر Low cost no Cost کی پالیسی پر فروخت کی ہیں جو کسی بھی لحاظ سے خانقاہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پلہ نہیں ہیں۔[49]

۳۔ دین کی تبلیغ میں منفرد مقام

یہ خانقاہ دینِ اسلام کی تبلیغ میں ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتی ہے۔ خانقاہ حضرت باباجی سرکار کے زیرِ اہتمام ملک پاکستان کے اندر ۵۶۸ باقاعدہ تبلیغی مراکز قائم کیے گئے ہیں جو دن، رات دین کی تعلیم و تبلیغ کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ بیس ہزار

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

خاندان کفر کو ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ باباجی کے دستِ اقدس پر توبہ کرنے والے تائبین کی تعداد ۷۰ ہزار سے متجاوز ہے۔ اس پلیٹ فارم سے لکھے جانے والے تبلیغی خطوط کی تعداد ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے جو کہ سنتِ رسول اللہ ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ریکارڈ بھی ہے۔[50] جبکہ مذہبی امور و اوقاف کے محکمہ کے زیرِ اہتمام بڑی سے بڑی خانقاہیں بھی تبلیغِ دین میں اس خانقاہ کے ہم پلہ نہیں ہیں۔

۴۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی

ایک اور منفرد خصوصیت جو اس خانقاہ کو دوسری خانقاہوں سے ممتاز کرتی ہے جو وہ ذکرِ الٰہی ہے۔ اس خانقاہ پر ایک لمحہ کے لیے بھی ذکر بند نہیں ہوتا۔ سوائے اذان اور نماز کی جماعت کے وقت۔ مریدین اور معتقدین کی کثیر تعداد ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوتی ہے۔ نیز ملک کے ہر ضلع کی جماعت تین دن کے لیے مقررہ باری پر دربارِ عالیہ آتی ہے۔ باباجی سرکار کے حکم کے مطابق معتقدین باری باری اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرتے ہیں۔[51] چنانچہ اوقاف کے زیرِ انتظام کوئی خانقاہ ایسی نہیں ہے جہاں پر باقاعدہ شیڈول کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو اور کبھی بھی ذکر بند نہ ہوتا ہو۔[52]

۵۔ فری آئی کیمپ اور دار الحکمت کی کارکردگی

خانقاہ پر ہر چھ ماہ بعد فری آئی کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جہاں پر ملکی و غیر ملکی ماہرینِ امراض چشم کی کثیر تعداد حصہ لیتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۶ء سے مارچ ۲۰۲۱ء تک اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق آئی کیمپ سے فری آپریشن کرانے والوں کی تعداد ۶۴۴۴۷۴، بغیر آپریشن علاج کرانے والوں کی تعداد ۱۰۸۷۲۸۹، بذریعہ آوٹ ڈور چیک اپ کرانے والوں کی تعداد ۱۷۳۱۷۶۳، پیدائشی نابینا علاج کرانے والوں کی تعداد ۳۵۹۵، لیزر ڈلوانے والوں کی تعداد ۳۰۶۳۴۷، بذریعہ لیزر علاج کرانے والوں کی تعداد ۱۶۳۳۱ ہے جبکہ شوگر کا علاج کرانے والوں کی تعداد ۳۶۴۷۴ ہے جو کہ ایک زبردست ریکارڈ ہے۔[53] اوقاف کے زیرِ اہتمام کسی بڑی سے بڑی خانقاہ جن میں خانقاہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور اور خانقاہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شامل ہیں سے کثیر لوگوں کے علاج کروانے کا اعزاز حاصل نہیں۔[54]

۶۔ مینارۂ اصحابِ بدر کی تعمیر

رسول اللہ ﷺ کے اصحابِ بدر کی یادگار میں ایک بلند مینار تعمیر کروایا گیا ہے جس کی کسی اور صوفی خانقاہ پر ہمیں مثال نہیں ملتی۔[55]

۷۔ مستحقین کی مالی امداد

اس خانقاہ کے پلیٹ فارم سے لاکھوں کی تعداد میں مساکین، بیوگان، معذور، اسیر، بیمار، جذامی اور طلباء مستفید ہو چکے ہیں اور سلسلہ مزید آگے بڑھ رہا ہے۔[56] جبکہ اوقاف کے زیرِ اہتمام خانقاہوں پر اتنی کثیر تعداد میں مستحقین کی مالی امداد کی مثال کہیں نہیں ملتی۔[57]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

محکمہ اوقاف کی تحویل میں خانقاہوں کی نسبت ناقص اقدامات

۱۔ باقاعدہ پارکنگ سٹینڈ نہیں ہے جس کی وجہ سے زائرین کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

۲۔ پاپوش سٹینڈ موجود نہیں۔ اگرچہ خانقاہ کے رضاکاران حفاظت کی ذمہ داری سرانجام دیتے ہیں مگر وہ نسبتاً تسلی بخش نہ ہے۔

۳۔ سکیورٹی انتظامات قابل قدر نہیں ہیں کوئی واک تھرو گیٹ یا گارڈ دروازوں پر تعینات نہیں ہیں۔

۴۔ عورتوں کے لیے واش رومز اور وضو خانے تعداد میں بہت کم ہیں نیز باقاعدہ پردے کا بندوبست موجود نہیں ہے۔

خلاصہ بحث

اس مطالعے سے یہ بات واضح ہوئی کہ نجی خانقاہ صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ میں روحانی تربیت، ذاتی تعلق اور اصلاحِ احوال پر خصوصی توجہ دی گئی، جس سے ایک مؤثر روحانی و اخلاقی ماحول تشکیل پایا۔ اس کے برعکس، محکمہ اوقاف کے زیرِ انتظام خانقاہوں میں مالی و انتظامی شفافیت تو موجود ہے، مگر روحانی وابستگی اور ذاتی تربیت کی وہ فضا کمزور نظر آتی ہے۔ تحقیق کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اگر روحانیت اور نظم و نسق کو ایک متوازن حکمتِ عملی کے ساتھ یکجا کیا جائے تو خانقاہی نظام نہ صرف محفوظ رہ سکتا ہے بلکہ عصرِ حاضر میں بھی موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

حوالہ جات

[1] ضمیر، دین محمد، تاجدار دارالاحسان، لاہور: احمد سجاد آرٹ پریس، ۱۹۹۷ء، ص:۲۱

[2] ایضاً، ص:۲۵

[3] http:www.Pakpost.govt.pk/stamps1/sufi Barkat Ali: html, retrieved on 4 Nov 2018.

[4] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۵

[5] Profile of Barkat Ali Ludhyanvi (https: // web.archive.org web20090109113495)/http: www.na zari park info/Sufism/Abu Anees.asp) archived from the original on 9 January 2009, retrieved on 4 November 2021.

[6] تقویم دارالاحسان، فیصل آباد، المقام المنجاف الصحاف المقبول المصطفین، کیمپ دارالاحسان، ۲۰۲۱ء۔ ۲۰۲۲ء، سلسلہ اشاعت ۲۳۴، ص:۲۷۸

[7] ایضاً، ص:۲۷۸

[8] تاجدار دارالاحسان، ص:۳۳

[9] تقویم دارالاحسان، ص:۲۷۸

[10] تاجدار دارالاحسان، ص:۳۳۔۳۴

[11] ایضاً، ص:۴۷

[12] ایضاً، ص:۴۶

[13] تقویم دارالاحسان، ص:۲۸۴۔۲۸۵

[14] ایضاً، ص:۲۸۶

[15] تاجدار دارالاحسان، ص:۱۸۸

[16] ایضاً، ص:۱۸۸۔۱۸۹

[17] تقویم دارالاحسان، ص:۳۰۴

[18] انیس اختر، صاحبزادی، خانقاہی نظام، فیصل آباد، المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین، کیمپ دارالاحسان، ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ، ص:۷

[19] ایضاً، ص:۱۸

[20] تاجدار دارالاحسان، ص:۱۲۷

[21] ایضاً

[22] ایضاً، ص:۲۳۲

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

[23] لدھیانوی، برکت علی، صوفی، مقالاتِ حکمت (حبِّ رسول اکرم و اجمل) فیصل آباد: المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین، ۲۳ شعبان المعظم، ۱۳۸۷ھ، ص:۱۹۶

[24] تقویم دارالاحسان، ص:۲۹۷

[25] تاجدار دارالاحسان، ص:۱۷۷

[26] انٹرویو، میاں نجیب اللہ (سجادہ نشین دربار عالیہ صوفی برکت علی لدھیانوی) دوسوہہ فیصل آباد، ۱۷/ اپریل ۲۰۲۲ء بوقت ۳ بجے سہ پہر

[27] تقویم دارالاحسان، ص:۳۰۰-۳۰۱

[28] تاجدار دارالاحسان، ص:۱۷۸

[29] ایضاً، ص:۱۸۱

[30] ایضاً، ص:۱۸۲

[31] لدھیانوی، برکت علی صوفی، مقالاتِ حکمت (قال رسول اللہ ﷺ)، لاہور: المقام الصحاف، یکشنبہ ۲۱ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ، ص:۲۴۰

[32] ایضاً

[33] تقویم دارالاحسان، ص:۲۸۷-۲۸۸

[34] تاجدار دارالاحسان، ص:۹۸

[35] تقویم دارالاحسان، ص:۲۹۶

[36] ایضاً

[37] تاجدار دارالاحسان، ص:۹۷ (بحوالہ اداریہ، ماہنامہ دارالاحسان، مئی ۱۹۷۱ء، ج۱، شمارہ ۵، ص:۳)

[38] تقویم دارالاحسان، ص:۳۱۱

[39] ایضاً، ص:۳۱۲

[40] لدھیانوی، برکت علی، صوفی، مقالاتِ حکمت، فیصل آباد، المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین، ج۱۳، ۱۳/ ۲۹۹-۳۰۱

[41] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۱۹

[42] تقویم دارالاحسان، ص:۳۰۵

[43] انٹرویو، صوفی امداد علی (نائب مہتمم خانقاہ صوفی برکت علی لدھیانوی) دوسوہہ، فیصل آباد، ۱۷/ اپریل ۲۰۲۲ء، ۴ بجے شام

[44] ایضاً

[45] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۹۱

[46] مقالہ نگار کے ذاتی سروے سے ماخوذ معلومات

[47] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۰۴

[48] ایضاً، ص:۱۷۷۔۱۷۸

[49] پمفلٹ، مطبوعات، محکمہ مذہبی امور واوقاف، پنجاب، ص:۱

[50] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۰۴

[51] صوفی امداد علی کے انٹرویو سے ماخوذ معلومات

[52] مقالہ نگار کے ذاتی سروے سے ماخوذ معلومات

[53] تقویم دارالاحسان، ص:۲۹۲۔۲۹۵

[54] مقالہ نگار کے ذاتی سروے سے ماخوذ معلومات

[55] ایضاً

[56] تاجدار دارالاحسان، ص:۲۰۴

[57] مقالہ نگار کے ذاتی سروے سے ماخوذ معلومات